اشتہار

میلہ مال مویشی و اسپان بیساکھی
۶- اپریل ۱۸۹۹ء سے شروع ہوکر
۱۵- اپریل ۱۸۹۹ء تک امرتسر میں قرار
پایا ہے۔ اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے
کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو
مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے
جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاویگا اور مبلغ چار
سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا۔
اور مویشی قابل انعام تاریخ تجویز
انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے
چاہیے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہونگے
اور بھینس و گاوان قابل انعام کے دودھ کا
امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز
پہلے کیا جاویگا یعنے ۱۱و ۱۲و ۱۳ اپریل
۱۸۹۹ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ
دوہ کر وزن کیا جاویگا اور نیز میلہ
اسپان بھی حسب دستور اس
موقعہ پر ہوگا۔ ۶ مارچ ۱۸۹۹ء

المشتہر
مسٹر جے۔ جی السپ صاحب بہادر
سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر۔

چند لاجواب تصنیف ناول

راز نہاں۔ حسن۔ عشق۔ جوش۔ نیرنگ
طلسم مسٹری۔ غرضیکہ دنیا و مافیہا کا نقشہ
محاورہ سلامت رنج و راحت کی تصویر ۸؍
حرمان نصیب۔ درد اور قلق کی دلسوز
داستان۔ دو معشوقوں اور رشتہ داروں کی
دورخی کارروائیاں۔ عشق و محبت و طمع و لالچ
کے دوہرے دوہرے سین حسرت تمنا کا سچا
فوٹو۔ غرضیکہ ناولوں کا روح رواں ۔ ۸؍
ناکام۔ عاشق و معشوق کی ناکامیاں تعلیمی
انقلابات۔ یاس و امید و ظلم و ہمدردی
کا سچا ناول ۔ ۸؍
جنٹلمین۔ ایک فرسٹ کلاس جنٹلمین کی سرگذشت
دیسی اور انگریزی سوسائیٹیوں کے حالات انگلش
اور دیسی عشق و محبت کے جذبات دل اندیشی اور ناعاقبت
بینی کے نتائج اور ظریفانہ مذاق کا خزانہ ۸؍
گردش ایام۔ مصنوعی محبتیں اور چالبازیاں رقابت
اور چاہت ہجر و وصل۔ گندم نمائی جو فروشی بڑی لڑکی
ظاہری و باطنی تہذیب۔ سرتوڑ خاندانوں کی تباہیاں۔
زندگی و موت کے پر اثر سین ۵؍
گلاب کور۔ بیوہ پنے کے مشکلات۔ سیاہی رشتہ
داری کے خیالات سوتیا ڈاہ اور سادھوؤں بیچاری
کے حالات۔ پاکباز عشق و محبت کے عجیب و غریب
نتائج ہے۔ ناکامی اور کامیابی رنج اور خوشی کی بوٹ ۱۲؍
شاہد رعنا۔ ایک طرفہ اخلاقی ناول جسکی دلچسپی
اور دلآویزی نے نواب صاحب رامپور کے ماہوار ہونے
کی عزت حاصل کی ہے۔ عہ
سعادت۔ دلی کی زبان کا پر اثر اخلاقی ناول ۔ ۸؍
سعیدہ۔ اسی مصنف کی تصنیف ورد دیبے ہی دلچسپ
لطیف مضامین ۔ ۶؍
بابا عبداللہ۔ سلطان روم کا پولیٹیکل ناول ۔
پر مذاق واقعات کا البم ۔ ۱۲؍
بڑھاپے کی شادی۔ ہنسی کی پڑیا دل بہلاؤ کا
نسخہ ۔ ۱؍
مفصل فہرست ۲ کے ٹکٹ بھیجنے پر مرسل ہوگی
محصول سب کا ذمہ خریدار ہے۔

المشتہر دین محمد مہتمم صدائے ہند
لاہور

جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب
سیالکوٹی ۵ مارچ ۱۸۹۹ء کو سیالکوٹ
تشریف لے گئے ہیں۔ غالبا لاہور میں
آپکا ایک لیکچر ہوگا۔
مولوی صاحب کا لیکچر جسکا اعلان پچھلے نمبر میں
درج ہے سیالکوٹ درخواست کرنے سے
ملے گا۔

حقیقت المہدی

ایک لطیف اور قابل دید مختصر رسالہ
ہے - ۲؍ قیمت پر مینیجر مطبع ضیاءالاسلام
قادیان سے ملے گا۔

یادداشت

چونکہ بعض کمینہ ناتراش جنکی فطرت میں
چوری کا مادہ ہے ہمارے اخبار کی
کاپیاں چرانے کی کوشش کیا کرتے
ہیں اس لئے آئندہ جس نمبر پر ہمارے
قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ سمجھا
جاوے گا۔

عجیب و غریب دلچسپ کتابیں؟

مکافات عمل شیخ الاسلام انگلستان عبد اللہ کوئلیم کے ناول دیگر رولف سن زنجیر گناہ کا ترجمہ

اس ناول کو نہ تو معمولی ناول بینی کا سامان سمجھنا چاہیے نہ صرف پند و نصیحت کا خشک دفتر بلکہ ایک اعلیٰ درجہ کے دلچسپ ناول کے پیرایہ میں مذہب اسلام کی تمام اعلیٰ حقیقتیں اس خوبی سے ظاہر کی گئی ہیں کہ ہر ایک خیال اور ہر مذاق کی طبیعت اس کو دیکھ کر بے انتہا محظوظ ہو گی۔ اس ناول سے معلوم ہوتا ہے کہ کن خوبیوں سے یورپ اور امریکہ میں اسلام کا نور چمکا۔ مصنف والا تبار نے مسیحی دین کو ایسے عجیب طریق پر اسلام سے مقابلہ کیا ہے اور اسلام کی برکات اور خوبیوں کو ایسا واضح کر کے دکھایا ہے کہ ہر ایک منصف مزاج کو اس کی صداقت پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اسلامی قانون شریعت کو مسیحی قانون اور مسیحی شریعت سے اسلامی اخلاق کو مسیحی اخلاق سے۔ اسلامی تقدس کو مسیحی تقدس سے موازنہ کر کے فضائل اسلام کو آفتاب سے زیادہ منور روشن کر دکھایا ہے۔ اسلام میں پردہ عورتوں کے حقوق کثرت ازدواج کی فلاسفی پر ایسی بحث کی ہے کہ مخالفین کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں۔ ایک مسلمان ترک حلیم بے اور یورپین لیڈی [illegible] کی پاکیزہ محبت سے مسلمانوں کی پاکیزگی اور پاکیزہ خیالی کا حال معلوم ہوتا ہے بالمقابل یورپین [illegible] اور مس [illegible] کا عشق۔ تمام انسانی جذبات کی تجربہ دینے والے حالات پر دلچسپ اور آزادانہ بحث کی ہے۔ لائق مترجم نے جا بجا آیات قرآنی و احادیث [illegible] درج کر کے ناول کو [illegible] بنا دیا ہے۔ ہر مسلمان اس عجیب و غریب اسلامی ناول کو پڑھ کر محظوظ ہو گا۔

تذکرہ صابریہ بزرگان سلسلہ صابریہ کے نہایت مفصل و عجیب حالات ہیں [illegible] مسلمانوں میں نہایت [illegible] اور [illegible] جلد [illegible] ۱۲ر

اسلام ہے۔ امریکہ کے شیخ الاسلام الگزینڈر رسل ویب صاحب کے پاکیزہ خیالات اسلام کی نسبت جن کے باعث انہوں نے اسلام قبول کیا۔ عجیب خیالات و دلائل ہیں قیمت ۴ر

کلمات طیبات حضرت غوث اور دیگر بزرگان دین کے مکتوبات نہایت عجیب و مفید ہیں قیمت ۸ر

فیوض الحرمین اسم باسمی کتاب ہے قیمت ۱۰ر

منبع العرفان دریائے عرفان کا چشمہ ہے قیمت ۱۰ر

جنگ اجنادین فتح دمشق مصری کی قابل دید اسلامی تاریخ ہے۔ قیمت ۸ر

فخر البلاد یعنی تاریخ بغداد معہ [illegible] قیمت ۴ر

عید المومنین

اسلام کی دینوی برکتیں یہ کتاب مسلمانوں کے لیے واقعی ایک برکت ہے۔ نواب چراغ علی خاں صاحب مرحوم سابق فنانشل سکریٹری حیدرآباد دکن کی تالیف ہے ۱۲ر

صداقت اسلام اسلام پر دو زبردست لکچر ایک لکچر آنریبل سید احمد خاں بہادر کا دوم لکچر ڈاکٹر لائٹنر صاحب بانی پنجاب یونیورسٹی کا۔ سر سید مرحوم کی عمدہ تصویر بھی ہے۔ قیمت ۴ر

مترجم [illegible] ایک [illegible] کے خوش [illegible] چھاپا گیا ہے قیمت ار

حملہ آوری [illegible] اسلامی [illegible] کی شجاعت کی [illegible] داستان [illegible] عمدہ نسخہ قیمت ۴ر

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین

ایک کتاب [illegible] قیمت

ایک سعادت ہے۔ ایسی سعادت جو ہر ایک مسلمان کے حصہ میں آنی ضرور ہے۔ قیمت فی جلد ۱۰ر

گلستان خواجہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی زندگی کے حالات

اور کشف و کرامات کی ایسی عمدہ کتاب ہے کہ باید و شاید۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ہے گو در حقیقت ایک نعمت ہے اور طالبان حقیقت کے لیے ایک نعمت عظمیٰ۔ [illegible]

اور اُن کے ملفوظات سے [illegible] ہیں قیمت ۴ر

نظم کی کتابیں

مثنوی لطیف نہایت عمدہ مثنوی ہے۔ معارف حقیقت اس میں ایسے پر مضمون اور پر مغز ہیں کہ سبحان اللہ۔ ارباب ذوق و شوق و طالبان طریقت اگر دلدادہ [illegible] ہیں۔ قیمت فی جلد ۴ر

دیوان راسخ موجودہ زمانہ میں ایشیائی شاعری نے جو ترقی حاصل کی ہے اور اردو زبان نے جو نیا رنگ اور مزا لا کر پیدا کیا ہے اس کا مزہ چکھنا چاہو تو یہ دیوان ملاحظہ کرو۔ جو مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب راسخ دہلوی کی جادو بیانی کا نمونہ ہے۔ اس پاکیزہ کلام کی تعریف میں ہندوستان بھر کے شعراء رطب اللسان ہیں حتی کہ حضرت داغ مرحوم بھی [illegible] ہر ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرع [illegible] ایسی پاکیزہ زبان اور [illegible] ایسی شوخی [illegible] مولانا راسخ ہی کا کام ہے۔ ضخیم دیوان ہے قیمت فی جلد ۱۲

دیوان عزیز یہ دیوان بھی [illegible] کلام ہے اشعار میں ایسی خوبی ہے کہ دل پر چوٹ لگتی ہے اور ساتھ ہی ایک مزہ آتا ہے جس کا لطف کچھ چوٹ کھائے ہوئے دل سے پوچھنا چاہیے قیمت فی جلد ۴ر

مولود شریف لطیف اس کی تعریف یہ ہے کہ کلام دیکھئے اور مصنف کو داد دیجئے ہم تو یہی کہتے ہیں سبحان اللہ [illegible] قیمت ۳ر

جملہ درخواستیں منیجر اختر ہند پریس

امرتسر کے نام

ہوں۔

مکتوبات امام الزمان

(حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے نام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ عین انتظار میں پہنچا ابھی وہ خط میں نہیں کھولا تھا کہ بابو الہٰی بخش صاحب کے کارڈ کے پڑھنے سے کہ جو ساتھ ہی اسی ڈاک میں آیا تھا تشویش ہوئی کیونکہ اُس میں لکھا تھا کہ آپ لاہور میں علاج کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ڈاکٹر نے اب تک کم سے کم پندرہ دن سب ڈاکٹر مل کر معائنہ کریں تو حقیقت مرض معلوم ہو مگر آپ کے خط کے پڑھنے سے کسی قدر رفع اضطراب ہوا مگر تاہم تردد باقی ہے کہ مرض تو بکلی رفع ہو گئی تھی صرف ضعف باقی تھا پھر کس لئے ڈاکٹروں کی طرف التجا کی گئی شاید بعض ضعف وغیرہ کے لحاظ سے بطور دور اندیشی مناسب سمجھا گیا ہو میری دانست میں جہاں تک ممکن ہے آپ زیادہ ہم و غم سے پرہیز کریں کہ اس سے ضعف بڑھتا ہے اور نہایت سرور بخشنے والی یہ آیت مبارکہ ہے الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ میرے نزدیک یہ امر نہایت ضروری ہے کہ آپ نکاح ثانی کے امر کو سرسری نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ اسکو کسل و حزن کے دور کرنے کے لئے اپنے لئے ضروری خیال کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے امید ہے کہ آپ کو نکاح ثانی سے اولاد صالح بخشے میرا اس طرف زیادہ خیال نہیں ہے کہ کوئی اہلیہ بڑی ہوئی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مرد ہو یا عورت مگر پاکیزہ ذہن اور فطرت سے عمدہ استعداد رکھتا ہو تو عمر اُس کے لئے کوئی بڑا سدِّ راہ نہیں ہے جلدی صحبت سے ضروریات دین و دنیا سے خبردار ہو سکتا ہے۔ ضروری یہ امر ہے کہ عفیفہ ہو یا حسن ظاہری بھی رکھتی ہو تا اُس سے موافقت و محبت بھی ہو جائے آپ اس محل زیر نظر میں ان شرائط کی اچھی طرح تفتیش کر لیں اگر حسب دلخواہ نکل آوے تو الحمد للہ ورنہ دوسرے موقع میں تامتر جد و جہد سے تلاش کرنا شروع کیا جائے بندہ کی طرف سے صرف کوشش ہے اور مطلوب کو میسر کرنا قادر مطلق کا کام ہے بہر حال اس عالم اسباب میں جد و جہد پر نیک ثمرات مل جاتے ہیں میں نے اب تک کسی دوست کی طرف اس تلاش کے لئے نہیں لکھا کیونکہ ابھی تک آپ کی طرف سے قطعی اور یک طرفہ رائے مجھکو نہیں ملی۔ اس لئے مکلف ہوں کہ درمیانی خیالات کا جلد تصفیہ کر کے اگر جدید تلاش کی ضرورت پیش آوے تو مجھے اطلاع بخشیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی لکھا تھا آپ اپنے مصارف کی نسبت ہوشیار ہو جائیں کہ اموال کو قوام معیشت ہے اور دینی ضروریات کے وقت بھی موجب ثواب عظیم ہو جاتے ہیں۔ سو جیسا کہ آپ نے عہد کر لیا ہے کسی حالت میں ثلث سے زیادہ خرچ نہ کریں۔ انگریزی خوانوں کی نسبت جو آپ نے لکھا ہے یہ نہایت عمدہ صلاح ہے اللہ تعالیٰ آپکی اس نیت عالیہ میں برکت ڈالے نبیوں کے پاس دو ہتھیار تھے جن کے ذریعہ سے وہ فتح یاب ہوئے ایک ظاہری طور پر قول موجّہ جو ہر یک مخالف کو ملزم و ساکت کرتا تھا دوسری باطنی توجہ جو نورانی اثر دلوں پر ڈالتی تھی اوائل میں جو نبیوں کے وعظوں کم اثر ہوا بلکہ طرح طرح کے دکھ اٹھانے پڑے اور طرح طرح کے نالایق تہمتیں اُنکی شان میں کی گئیں تو اُس کا یہ باعث ہے اول اول میں اُن کی ہمت قول موجّہ کے پھیلانے اور مخالفوں کے ساکت کرنے میں مصروف رہی پھر جب اس طریق پر کوئی فایدہ مترتب نہ ہوا اور دل ٹوٹ گیا بقول حضرت سعدی۔ بہ ہمت نمائند مردی رجال۔ عقد ہمت اور توجہ سے کام لیا گیا۔

یہ عقد ہمت اور توجہ شمشیر تیز سے زیادہ تر اثر رکھتی ہے میری رائے میں نبیوں کی تمام کامیابی کا بڑا بھارا سبب یہی توجہ باطنی ہی۔ اور نیز یہ بھی یاد رکھنے کے لایق ہے کہ حکم خواتیم پر ہے خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ جس کام کو میں نے اٹھایا ہے ابھی وہ لوگوں پر بہت مشتبہ ہے اور شاید اس بات میں کچھ مبالغہ نہ ہو کہ ہنوز ایسی حالت ہے کہ بجائے فائدہ کے آثار و علامات نقصان کے نظر آتے ہیں یعنے بجائے ہدایت کے ضلالت و بدظنی پھیل گئی ہے مگر جب میں ایک طرف آیات قرآنی پڑھتا ہوں کہ کیونکر اوایل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی اور پھر انجام کار نسیم نصرت الٰہی کا چلنا شروع ہوا۔ اور دوسری طرف مواعید صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا تو میرا غم و درد بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ میرا یقین ہے کہ زمانہ حال کے ابخرہ ردیہ و مواد فاسدہ کا استیصال صرف خشک اور ظاہری دلایل سے ممکن نہیں تاریکی ہمیشہ نور سے دور ہوتی رہی ہے

اور اب بھی ایمانی انوار اس تاریکی کو دور کریں گے ایسے معرکہ میں وہ لوگ کام نہیں کر سکتے کہ لیکچر یا تقریر کرنے میں نہایت فصیح ہوں اور رسالی وفاداریوں اور صدقوں کی بو تک نہ پہنچی ہو۔ ہاں اگر فضل و احسان الٰہی سے کسی انگریزی خوان میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں تو پھر وہ نور علی نور ہوگا اور اگر ایسے انگریزی خوان نہیں ملیں تو بھی ہم ہرگز ناامید نہیں اور کیوں ناامید ہوں ہمارے پاس مواعید صادقہ حضرت اصدق الصادقین کا ایک ذخیرہ ہے اور ہماری تسلی کے لئے یہ آیات قرآن کریم کافی ہیں جنکو ہم پڑھتے ہیں۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یأتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متی نصر الله الا ان نصر الله قریب۔

اب ہمیں کچھ انصاف کرنا چاہیئے کہ ابھی تک ہم نے کیا دکھ اٹھایا کونسے زلازل ہم پر آئے کسقدر صبر کرتے کرتے زمانہ گذرا یہ تو سوء ادب ہے کہ ہم روز اول ہی اپنے خداوند کریم پر افسوس کریں کہ اس نے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا ہمیں مستقل رہنا چاہیئے بالشبہ نتائج خیر ظہور میں آویں گے ولا تبدیل لکلمات الله

اس نسخہ کا حال آپ نے خوب یاد دلایا میں بالکل بھول گیا تھا حافظہ ناقص و ہجوم کار از طرف۔ انشاء اللہ اب اس خیال میں لگونگا اور اگر اسکے لئے وقت صفا ملا تو توجہ کرونگا۔ خواہ جلدی یا کسی قدر دیر سے کیونکہ امر اختیاری نہیں۔ وماتشاؤن الا ان یشاء ربک

والسلام (خاکسار غلام احمد از قادیان)
۲۹ جنوری ۱۹۰۱ء

خطبہ (موعظت)

جو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء کو پڑھا

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وآمنوا برسوله یؤتکم کفلین من رحمته ویجعل لکم نورا تمشون به ویغفر لکم والله غفور رحیم لئلا یعلم اهل الکتاب الا یقدرون علی شیء من فضل الله وان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم (سورۃ الحدید رکوع آخری) (س ۲۷)

مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ (اسکا نتیجہ یہ ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تم کو دو حصہ دیگا۔ اور ایک نور تم کو عطا کریگا جسکو لے کر تم دنیا کی آنکھ میں چلوگے۔ اور ہر قسم کی کمزوریاں معاف کر دے گا۔ وہ غفور رحیم ہے۔ یعنے اس نے تمہاری نسبت مغفرت اور رحمت کا ارادہ کرلیا ہے اور اس مغفرت اور رحمت کو اس غرض سے تمہارے شامل حال کیا ہے کہ اہل کتاب جان لیں کہ وہ خدا کے فضل (نبوۃ و امامت) کو کسی طرح روک نہیں سکتے کہ اپنے ہی گھرانے میں محدود رکھیں بلکہ خوب سمجھ لیں کہ فضل یعنے نبوت اور امامت کا دینا خدا کے قبضہ قدرت میں ہے جسے چاہے دے اور اب اس نے چاہا ہے کہ بنی اسرائیل سے چھین کر خاندان اسمٰعیل کو اس کا وارث بنائے اور اب یہ فضل یعنے نبوت و امامت ہی بہت ہی بڑی امانت ہوگی۔

ان آیتوں میں غور کرتے وقت آج میرے دل میں بہت باتیں آئیں جنمیں سے اسوقت میں ایک دو کا بیان کرتا ہوں۔ یہ آیتیں بتلا رہی ہیں۔ کہ اولاً اس عالم میں مومنوں کو کس قسم کی زندگی بسر کرنی چاہیئے جو تکمیل ایمان کیلئے ضروری ہے ثانیاً اس طرز زندگی سے جو ایمان کی گویا متمم ہوتی ہے مومنوں کو کس قسم کے امتیازی نشان ملتے ہیں یا یوں کہو کہ اس پہ کیا ثمرات مترتب ہوتے ہیں پس یاد رکھو کہ مومنوں کو اس قسم کی زندگی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جس پر چل کر وہ ایسے امتیازی نشان حاصل کرلیں کہ اہل کتاب جو اپنے آپ کو کتاب اللہ کے وارث قرار دیتے اور جنکو ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہونے کا دعویٰ ہے اور جو بزعم خود فضل اللہ کے ٹھیکہ دار بنے بیٹھے ہیں اور نحن ابناء الله واحباءه کے دعوے دار ہیں اس دیکھ کر پکار اٹھیں بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل کا امتیازی نشان اور تحفہ انکے پاس ہے اور بے شک! بے شک!! یہ خدا تعالیٰ کی قوم ہے اور وہ بالمقابل اپنے تئیں ان معجزات اور خارق عادت تائیدات سماوی سے تہی دست محض ہیں۔

یہ آیت گویا ایک مومن کی زندگی کا عام نقشہ اور مقصد بتلا رہی ہے۔ اس امتیازی نشان اور معزز تحفہ کے حصول کے لئے اولاً و بالذات تو وہ ذریعہ ہے جسکو ایمان کہتے ہیں اور جو حسن عمل سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد اس ایمان کی تکمیل کے لئے جو چیز سب سے زیادہ ضروری اور لازمی ہے وہ جسکے بدوں کوئی قوم ممتاز اور معزز ہو ہی نہیں سکتی اور مومنوں کو مومن ہونے کے لئے

ازبس ضروری ہے وہ تقویٰ اللہ ہے
بلکہ آیت کی ترتیب الفاظ بتلا رہی ہے
کہ تقویٰ اللہ ہی گویا ایمان ہے۔ تقویٰ کے
معنے ہیں ہر حال میں اللہ کو اپنی وقایہ سمجھنا
یعنے ہر خطرہ کے مقابل میں اُسی کو ڈھال بنانا۔
ہر قسم کے شرک کی جڑ کیا ہے غیر خدا کو امید
وبیم کا مرجع قرار دینا اور توحید کامل
ہے اُسی کو محل امید وبیم سمجھنا۔
آج صبح کی نماز میں جب میاں نے ھل اتی
علی الانسان شروع کیا اور اُسوقت ابھی
جھٹ پٹا وقت اور مطلع تاریک تھا۔ ایک
دربدر پھرنے والے براول کی آواز
جو مخلوق کو خوش کرنے کے لئے کچھ شعر
پڑھتا تھا میرے کان میں آئی اُس وقت
قرآن شریف کا پڑھنا ایک بجلی کی طرح چمکا
اور میری روح لذت سے بھر گئی اور
ایک خاص حلاوت محسوس ہونے لگی۔ میرے
ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ شخص قادیان
کی ایک ہیچ مخلوق کے دروازوں پر
اُنسے کچھ حاصل کرنے کی موہوم امید پر شعر
پڑھ رہا ہے اور میں بھی کچھ پڑھ رہا
ہوں مگر میں اُس قادر مطلق ذوالفضل
العظیم خدا کے آستانہ پر پڑھ رہا ہوں
جو لازوال نعمتوں کا معطی ہے۔ خدا
تعالیٰ کے اُس احسان اور کرم سے میری
روح کو بڑا ہی ذوق آیا کہ یہ بھی ہمارا
ایک ہم جنس ہے جو مخلوق کے دروازوں
پر پڑا پھرتا ہے اور ایک ہم ہیں کہ اُسنے
محض اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی
کہ ان میں شامل ہوں جنکے لئے فرمایا
وبالاسحار ھم یستغفرون یہی بات
ہے کہ اسحار کے وقت دلمیں رقت آتی
ہے۔ یہ وقت دل رقیق کرنے کے لئے
موزون ہوتا ہے۔ یہی وقت عباد اللہ
آستانہ پر گر کر انت ربی انت ربی پکارتے
ہیں اور یہ کم بخت مخلوق۔ ہیچ اور ناکارہ مخلوق
کے دروازوں پہ پڑا پھرتا ہے۔ بات

کیا ہے یہ شرک تقویٰ اللہ کے ہونے
سے پیدا ہوتا ہے اللہ اکبر کی آواز
جب متقی کے کان میں پڑتی ہے
تو اس کا دل اضطراراً چاہتا ہے کہ مفہوم کے
ارشاد کی تعمیل کرے حالانکہ انسان پر طرح
طرح کے اوقات مشغولی اور مسلط
ہوتی ہیں جن میں وہ ازبس ازخود رفتہ
و محو ہوجاتا اور تعلقات و حقوق الہی
سے اعراض کا میلان اُس میں پایا
جاتا ہے ایسے وقتوں میں کونسی ایسی
سریلی اور معنا کڑکیلی آواز جو اُسے دفعۃً
متنبہ کرے اور تمام تعلقات کے خس و
خاشاک کو جلا کر خدا کا ہو جائے
ممکن ہے کہ وہ ایک وقت بال بچوں میں
بیٹھا ہو اپنی محبوبہ زوجہ سے مخالطت
کرتا ہو اپنی دکان پر تجارت کو بیٹھا ہو
اور ایسا وقت ہو کہ اگر ایک لحظہ اس سے
کنارہ کرے تو نقصان ہوتا ہے اُسوقت
بھی پر رعب مگر بالذت اللہ اکبر کا
کلمہ ہے جو مومن کو یقین دلاتا ہے
کہ اگرچہ وہ تیرے تعلقات بھی کبیر
ہیں مگر اللہ اکبر ہے یعنے اس کا حق
اور تعلق ان تمام تعلقات و حقوق
سے بہت بڑا ہے پس اگر کسی نے عمداً
اس لفظ اکبر کے مفہوم و مدعا کی تعمیل
کردی اور ماسوا ہر تعلق سے دامن
کشاں اُس محل کی طرف چلا آیا جہاں
یہ ندا آئی اور افسانہ کی کوہ ندا
کیطرح کوئی علاقہ اُسکی صدّ راہ نہ ہوا
تو اُسوقت یہ لاریب متقی ہوگا اور
دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ثابت
ہوگا اس لئے کہ دکھا دیا کہ صرف خدا
تعالیٰ کو ہی جو اکبر ہے اپنی امید وبیم
کا مرجع قرار دیتا ہے اور کسی غیر کا
کوئی خوف و امید نہیں رکھتا خواہ
وہ زوجہ ہو یا اولاد ہو یا تجارت
ہو۔

اور جب تک انسان اس منزل تک
پہونچ نہ جائے یعنے ویسا تقویٰ اسے
نصیب نہ ہو کہ ہر ایک تعلق غیر کا چھوڑنا
اسے سہل اور آسان معلوم ہو جائے
اسوقت تک اسے اطاعت رسول کے
یا ایمان بالرسول کی توفیق مل نہیں سکتی
اس لئے کہ اطاعت رسول یا ایمان بالرسول
اپنی ہوائے نفس اور اتباع خواہشات کو
ترک کرنا اپنے ارادوں سے قطعاً نکل
جانا اور بالکل رسول کے اشاروں پر
چلنا ہے۔ چنانچہ اس تقویٰ کی حقیقت
سمجھنے کے لئے بڑا عمدہ سبق صحابہ علیہم السلام
کی زندگی سے مل سکتا ہے کہ ابھی ابھی وہ
ایک غزوہ جان فرسا سے واپس آئے
ہیں۔ ابھی دم بھی نہیں لیا۔ گرمی کا موسم
ہے۔ ثمرہ دار درخت پک رہے ہیں۔
درختوں کا خوشنما و خوش معلوم ہوتا ہے
ٹھنڈے پانی رہنا لطف دکھا رہے ہیں
مدتوں کی جدائی کے بعد بال بچوں کے
خوش کن صحبت میسر آئی ہے مگر دفعۃً میں
ناگہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
حکم دیتے ہیں کہ چلو اٹھو غزوہ تبوک کی
تیاری کرو۔ اللہ اللہ کیسا سفر دور
جانگداز اور شاق سفر ہے مگر آفرین
قوم متقین پر بلا چون چرا اُٹھ کھڑے ہوئے
ہیں۔ غرض جب تک اپنے مرغوبات و
محبوبات کو بکلی ترک کرکے اتباع الرسول کی
پوری حکومت کے نیچے نہ آ جاوے
اور ایک سرخ موت اختیار نہ کرلے
اُس وقت تک نہ تو وہ متقی ہوتا ہے
اور نہ ایمان بالرسول کی توفیق اُسے
ملتی ہے اور جب مومن اس منزل پہ
پہونچے اُس وقت اللہ تعالیٰ اُسے
اپنی رحمت سے وہ حصہ دیتا ہے
غرض اللہ اکبر کے لفظ میں یہ بات مرکوز
رکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق تمام
حقوق پر مقدم ہیں اور یہی معنے ہیں اسکو

دنیا پر مقدم کرنے کے۔ تو مطلب یہ ہے کہ اللہ اکبر کی دلکش سُریلی اور کڑکیلی آواز جو ایک ہی وقت میں سُریلی ہے اور ساتھ ہی اپنے اندر ایک خاص جبروت اور سطوت رکھتی ہوئی کڑکیلی بھی ہے اگر اُسے کشان کشان مقناطیس کی طرح آستانہ الہی کی طرف تمام راحتوں اور نعمتوں کو قربان کرکے لیجاتی ہے اور پھر اُس رفتار میں کسی قسم کا جبر اور اکراہ نہیں بلکہ ایک سرور اور لذت ہو اور تمام دنیا کی کبریائیوں اور عظمتوں کو بھسم کرکے خاک میں ملاکر خدا تعالیٰ کی ہی عظمت اور کبریائی کا سکہ دل پر بیٹھ جاوے اُس کا نام تقوی اللہ ہے حقوق اللہ کے مقابل دنیا اور مافیہا کے تعلقات کو پامال کردیا جاوے اور ایک لذت و رہبیت کے ساتھ روح میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیٹھ جاوے یہ متقی کی شان ہے۔ بس وہ وارث ہوگا اُس نور کا جس کے ذریعہ وہ تیرہ و تار اور دشوار گذار زندگی کی منزلوں میں چلے گا۔ وہ امتیازی نشان اور ممتاز تمغہ اُس کا حق ہوگا کہ حاصل کرے۔ تقوی اللہ کے مراتب اور مدارج اور اُس کے حصول کے ذریعہ اور پھر اُس کے ثمرات اور نتائج اس قدر ہیں کہ میں اس مختصر سے خطبہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ ہاں قرآن کریم کل اوراق میں یہی مضمون مختلف رنگوں اور پہلوؤں میں بیان ہوا ہے۔ ہمارے امام کو خدا تعالیٰ کی نصرتیں اور تائیدیں اُسکے ساتھ ہیں۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون کا الہام بکثرت ہوا ہے بلکہ وہ صادق کہتا ہے کہ میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام کتنے مرتبہ ہوا ہے۔ بات کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اُنکو تو اپنے تمام وعدوں کے ساتھ مسیح موعود اور امام بنایا ہے اور اسکا امام اور مسیح موعود ہونا ہی اُسکے متقی ہونے کی کافی دلیل ہے تو پھر خدا تعالےٰ نے اُس کو امام بناکر اپنے سچے وعدوں کا وارث اقرار دیکر ملائکہ کو اُسکے ہمراہ کرکے جو یہ ارشاد بار بار بلکہ بے شمار بار فرمایا کہ ان اللہ مع الذین اتقوا تو اس میں کیا راز ہے؟ سِر یہی ہے کہ تو تو متقی اور محسن ہے قوم کو کہو کہ وہ متقی اور محسن بنے ایسا نہ ہو کہ اُس کی عدم طہارت عدم احسان کیوجہ سے تیرے سلسلہ میں کوئی روک پیدا ہو۔ یہ باتیں ایسی صاف ہیں کہ کچھ ضرورت نہیں اس پر کوئی لمبی اور فلسفیانہ بحث کیجاوے قانون قدرت میں یہ نظارہ موجود ہے بعض اس قسم کی بیلیں درختوں کے ساتھ جن میں نشوونما پانے کی قوتیں ہوتی ہیں لگ کر لپٹتی ہیں اور بظاہر اُس کے پناہ میں ہوتی ہیں لیکن اُن کا گندہ اور ناپاک مادہ اُس درخت کی بالیدگی کی قوت کو ضائع کردیتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی کامیابیوں کی راہ میں بنی اسرائیل کی چھپی ہوئی کمزوریاں ایک ایک وقت میں سدِّ راہ ہوگئی تھیں۔ پس یہ بہت ڈرنے اور حذر کرنے کا مقام ہے ایسا نہو کہ ہمارے پاک اور متقی اور محسن امام کی کامیابیوں کی راہ میں جو اللہ تعالےٰ کے سچے وعدوں کے موافق اُس کو ملنے والی ہیں ہماری چھپی ہوئی ناپاکیاں کسی قسم کی رکاوٹ کا باعث ہوں۔ امام کے اس الہام کے یہی معنے ہیں کہ وہ قوم جو تیرے ساتھ تعلق رکھکر اُن حقانی وعدوں کی وارث بننا چاہتی ہے اور وہ امتیازی نشان لینا چاہتی ہے وہ محسن اور متقی بنے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاک جماعت کی طرف اگر ہم دیکھتے ہیں تو اُن کو بھی بار بار یہی ہدایت ہوتی ہے کہ مومن بنو اور متقی بنو۔

حقیقی ایمان کیا ہے متقی ہونا یہ ایک باریک راہ ہے بدون اس کے کوئی بھی اللہ تعالےٰ کے فضل کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس آیت کی ترتیب پر غور کرنے کے لئے موقع دوں۔ قرآن کریم پر تدبر اور فکر کرنے سے جو معرفت اور ایمان بڑھتا ہے اور جو سرور اور لذت روح میں پیدا ہوتی ہے اُس کو میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ بے نظیر معرفت اور نور رہتا ہے جس کو میں اپنے دل پر اُترتا ہوا محسوس کرتا ہوں۔

رحمت ایک لفظ تو ہے مگر وہمی اور خیالی لفظ نہیں بلکہ یہ ایک علمی لفظ ہے اور ساتھ ہی عملی ثبوت اپنی حقیقت کو اپنے اندر رکھتا ہے یہ لفظ صرف ام السنہ میں ہی پایا جائیگا کسی اور قوم کی زبان میں خواہ وہ اُنکی کیسی ہی مقدس اور پوتر بولی کیوں نہو اُس کا وہ سچا اور کامل مفہوم نہ ملے گا پر نہ ملے گا۔

عملی طور اس کا رنگ یوں ہے کہ قوم مرحوم اپنے مقابل کی معاصر قوموں میں ممتاز ہوجاوے۔ چنانچہ خدا نے مرحوم قوم صحابہ کو اُنکی ہمعصر قوموں مشرکوں اور کفار کو اُنکی تحت حکومت میں دیکر ثابت کردیا کہ اُس قوم پر خاص اُسکا فضل اور رحم ہے۔ روشن ہو دلیل۔ نصرتیں اور یہ امتیازی نشان رحمت کے دو حصوں میں سے ملا۔

خدا تعالیٰ نے ایک حصہ اس طرح پر علی طلاؔ پورا کر کے آئندہ عالم کی وسیع رحمت کا ثبوت دیا اور اس عالم کی مواعید کو پورا کر کے اُس دوسرے عالم کے مواعید صادقہ کے پورا ہونے کی تمہید قرار دیا۔ صحابہ کی کامیابی سے خدا تعالیٰ نے مہر لگا دی کہ اُس کے آئندہ کے وعدے سچے ہیں اور خدا کی برگزیدہ قوم یہی ہے اولاً و بالذات اس آیت کے مصداق ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کے ساتھ خدا کی مغفرت اور رحمت کامل طور پر شامل ہوئی یجعل لکم نوراً تمشون بہ۔ پھر اس منزل پر ایک نور ملے گا جس کو شناخت کریں گی وہ قوم متقین کا ایک خاص امتیازی نشان ہوگا۔ ایک گھپ اندھیرے میں ہاتھ ہاتھ کو نظر نہیں آتا۔ بازار یا گلی میں ایک شخص لالٹین ہاتھ میں لئے جاتا ہو لوگ اُسی دور سے دیکھ لیتے اور پہچان لیتے ہیں۔ اسی طرح یہ راستباز وہ ہے جو دور سے پہچانا جاوے اُس کے چہرہ سے اُس کی راستبازی کی شناخت ہو جائے۔ ایسا ہی ایک فاسق بدکار کے چہرہ پر کفر لکھا ہوا ہوتا ہے اور ہر ایک دانشمند انسان اُسے پڑھ سکتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ راستباز کی شناخت نہیں ہوتی مگر یہ بات صحیح نہیں خدا تعالیٰ کی حکومت ممیز ہے خدا کے مرد کی شناخت کے نشانات بیّن ہوتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا کہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ اپنے بیٹوں کی طرح اُسے شناخت کرتے ہیں اور پھر فرمایا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلماً وعلوا۔ غرض یہ ہے کہ دشمن منکر شناخت تو کرتے ہیں۔ مگر ظلم اور تکبر سے انکار کرتے قرآن کریم سے صاف پایا جاتا ہے کہ زندہ اندر ہر قوم نے راستباز کو شناخت کر لیا مگر پھر اور تحریکات اُس کے انکار کا باعث ہوئیں۔ آخر وہ نور اور امتیازی نشان ہی تو ہوتا ہے جو اس شناخت کا باعث ہوتا ہے

یاد رکھو یہ کبھی نہیں ہوا کہ راستباز آوے اور میخ فولاد کی طرح اُسکی راستبازی دلوں میں گھر نہ کر جاوے اُس کی زندگی ایک نور ہوتی ہے۔ خدا کا مامور اور راستباز دس ہزار آدمی میں الگ شناخت کیا جاتا ہے اور وہ ایک ممتاز نظر آتا ہے۔ دنیا کی نگاہیں اُسکو دیکھ سکتی ہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ پھر اس کا انکار کیوں ہوتا ہے۔ مگر میں ایک موٹا اصول بتلاتا ہوں۔ بدکاریاں اور اقسام فسق اہل اللہ کے انکار کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ یہ بڑے خطرہ کا مقام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَاَصْرِفُ عَنْ آیَاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔ یعنے متکبرون کو نشان الٰہی اور تائیدات سماوی کے دیکھنے اور شناخت کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی جو ایک مامور من اللہ کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیے کہ ہمہ نفس میں مصروف ہوں اور سعی کریں کہ یہ خوفناک مرض اُنہیں لگ نہ جاوے کہ اس کا نتیجہ آخر کار پاک سلسلہ سے کٹ جانا ہوگا۔ الغرض نیکی اور حق بیّن شے ہے فطرتاً انسان حق اور نیکی کو دوست رکھتا ہے چنانچہ کہ بدکار سے بدکار طائفہ بھی کے پیرہی فقیری کے لباس میں ہی اُن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان فطرتاً حق سے کیا تبہ پیار کرتا ہے اور نیکی کو دوست رکھتا ہے۔ یہی راستباز قوم اپنی دوستی اور پاکیزگی سے پہچانی جاتی ہے۔ لکھا ہے کہ شام کے ملک میں یہود کی ایک بستی تھی مگر نصاریٰ کی زیادہ جمعیت ملک کی وجہ ایک وقت تک مسلمان اُس کے چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہودیوں نے قسم توریت کی کھا کر کہا کہ ہم تمہارے بعد نصاریٰ کو ہرگز شہر میں گھسنے نہ دیں گے۔ پس یہ کیا بات تھی وہ ہی نور تھا وہ ہی امتیازی نشان تھا جس کو لئے مسلمان پھرتے تھے کہ نصاریٰ سے بڑھکر یہود نے اُن کا خیر مقدم کہا اور اُن کی حکومت کو خدا کا فضل سمجھا وہ بات کیا تھی وہ عہد کی پابندی راست دیانت عفت اور حیا۔ نصاریٰ میں اُس وقت کیا ظلم فسق بدعہدی اور ہر طرح کے فسق اور نصاریٰ کے فاتحین اُسوقت مفتوحوں سے یہ سب کام نہایت بے باکی اور شوخی سے کرتے تھے یہاں تک کہ زمین چلا اُٹھتی ہے کہ کاش یہ قوم اُٹھ جاوے۔ مگر بالمقابل وحشی قوموں تک نے بھی مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگی ہیں کیوں؟ وہی نور تھا جس کے ذریعہ وہ اہل کتاب کی نظر میں بھی ممتاز تھے۔

اور سب سے بڑا امتیازی نشان یا نور ہے خدا کی تائید اور نصرت جو مذہب حق کے ساتھ ہمیشہ شامل حال رہتی ہے ورنہ یوں زبانی دعوے ہی دعوے ہیں اور اسکے بغیر مذہب مردہ اور لاشئے محض ہوتا ہے۔

یہاں کتنے مذہب ہیں۔ ہر ایک

حامی مذہب کو اپنے مذہب کی حقیت کا
دعویٰ ہے سب جتنے ہو رہے ہیں
ہزاروں ہزار کتابیں بن رہی ہیں
اور یوں حق و باطل میں ایک التباس
اور اشتباہ واقع ہو گیا ہے اور حقیقت
اگر زبانی دلایل ہی ہوں تو ایک کو
دوسرے پر ترجیح کی وجہ کیا ہوگی
اور یقینی اور اطمینانی راہ فریقین
متنازعین کے دلایل سے کون اور
کیونکر پیدا کرے گا لہذا ضرور ہے
کہ قادر مقتدر خدا کی بیّن تائید
امتیازی نشان صادق مذہب
اور اُس کے حامی کے ساتھ ہو۔
قرآن کریم کا ہی فقط یہ دعویٰ
تھا کہ وہ زندہ کتاب ہے اور
اُس کے ساتھ خدا کی تائیدی نشان
ہیں انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ
لحافظون۔ عجیب زندہ وعدہ ہے
جو قرآن کو غیر کی ہر قسم کی دست برد
سے بچایا ہے مگر مدت ہوئی مسلمان
اس آیت کے پیش کرنے سے
رہ چکے تھے اور بعض خشک طبع
سطحی خیال جیسے نیچری جیسے سرسید
مرحوم اس پاک علم کی ناواقفیت
کی وجہ سے اس خاص نور امتیازی
نشان سے یورپ سے دب کر
انکار ہی کر بیٹھے تھے اور مذہب
اسلام کو دوسرے مذاہب باطلہ
کی سطح پر لا کر اتار دیا تھا۔
پس مبارک ہو ہمارے امام ہمام
مسیح موعود علیہ السلام جس نے
اپنے دعوے اور دلایل سے
پھر قرآن کو زندہ کتاب ثابت
کر کے دکھلایا اور اُس نور امتیازی
نشان کا ثبوت دیا جو ہمیشہ سے
اسلام یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کا
ورثہ اور خاصہ چلا آتا تھا۔ یہ اس
پاک انسان کا بڑا احسان ہے
اور بڑی بھاری تجدید ہے کاش
کوئی غور کرے۔ بالآخر میں دُعا
کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم کو
بھی اس نور کا وارث کرے کہ
سب قومیں اُس امتیازی نشان
کی وجہ سے ہمیں شناخت کریں۔ آمین

مسیح مصلوب کے حواری

ایمان میں ضعیف تھے جیسے مسیح کے
شک ہے کہ دیندار ہی تھا کوئی یا نہیں
رہتے ضرور پاس تھے حضرت مسیح کے
صحبت سے اُن کو فائدہ پر کچھ ہوا نہیں
اک دن جب اک مریض کا نکلا نہ اُنسے دیو
کہنے لگے یہ ہم سے نکل کیوں سکا نہیں
عیسیٰ[1] نے یہ کہا کہ سبب ہے فقط یہی
ایمان کا تمہارے ٹھکانا ذرا نہیں
ایمان تم میں ہوتا برابر جو رائی کے
کہتے جو اُٹھ پہاڑ سے جاتا چلا نہیں
جب آسمان پہ جانے لگے حضرت مسیح
پکا کچھ اُن کا تب بھی تو ایمان تھا نہیں
کرتے رہے ہیں پھر بھی ملامت اُنہیں مسیح[2]
مجھ کو بتا تمہارے کچھ ایمان کا نہیں
دل سخت ہے تمہارا بہت اے حواریو
جی اُٹھنے پہ یقین تمہیں اب تک ہوا نہیں
پطرس جو سارے چیلوں کا سرتاج خاص تھا
اسرار حق کا اُسکو ہی تھا کچھ پتا نہیں
باتیں تمہیں اسکی ساری وہ انسانی خیال
روحانی خیال اُس کا ذرا ہی ہوا نہیں
شیطان اُس کو کہہ کے پکارا مسیح نے[3]
ہو مجھ سے دور اور نظر مجھ کو آ نہیں
ہے تو مرے واسطے ٹھوکر کا ہی سبب
باعث یہ ہے کہ تجھ کو خیال خدا نہیں
تعریف کیجئے کیا فہم شریف کی
مادہ کچھ اُنکو بات سمجھنے کا تھا نہیں
کرتے کبھی جو وعظ جناب مسیح تھے
کچھ سمجھ میں اُنکی تو آیا ذرا نہیں[4]
چھوڑے تھے بعض اُنکو کوئی اُنکا یا جگر
عالی دماغ اُنہیں سے تھا ایک کا نہیں
عیسیٰ نے جب کہا کہ یہود کی سلطنت
دیکھو۔ ابھی بحال میں کرتا ہوں یا نہیں
لالچ میں آ کے ساتھ مسیحا کے ہو لئے
مد نظر سوائے طمع اُنکو تھا نہیں
امیدوار اُس کے رہے تین سال تک
دن رات فکر اُنکو تھا اُس کے سوا نہیں
آخر کو دیکھا جب وہ مسیحا کا حال بد
انجیل سے ہی جس کا نقشہ کھچا نہیں
دیکھا کہ وہ جو کہتا تھا ہوں شاہ اسرائیل
سر رکھنے کیلئے اُسے خود ملتی جا نہیں
سب ہو گئے جدا وہیں عیسیٰ مسیح سے
ہادی کا اپنے ساتھ اُنہوں نے دیا نہیں

---

[1] متی ۱۷ باب ۲۰- یسوع نے اُنہیں کہا
اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ میں تمسے سچ
کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے
برابر ایمان ہوتا تو اگر پہاڑ سے کہتے یہاں
سے وہاں چلا جا تا اور کوئی بات
تمہاری ناممکن نہ ہوتی۔

[2] آخر وہ اُن گیارہوں کو جب وے
کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور اُنکی
بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی۔
کیونکہ وے اُنکی باتوں پر جنہوں نے
اُسکے جی اُٹھنے کی بابت اُسے دیکھا تھا
یقین نہ لائے تھے (مرقس ۱۶ باب ۱۴)

[3] اُس نے پھر کے پطرس سے کہا۔ اے
شیطان میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے
ٹھوکر کا باعث ہے۔ کیونکہ تو خدا کی باتوں کا
نہیں بلکہ انسان کی باتوں کا خیال رکھتا ہے
(متی ۱۶ باب ۲۳)

[4] دیکھو متی ۱۶ باب ۶-۱۲ اور مرقس ۸ باب ۱۴-۱۸